لباس

(افسانہ)

قانتہ خدیجہ

"چٹاخ" گال پر ہاتھ رکھے، سر جھکائے اس نے اُن کا تھپڑ سہا تھا۔

سر اٹھانے کی ہمت نہیں کی اس نے۔۔۔اُن کی آنکھوں میں اپنے لیے موجود حقارت اور نفرت دیکھنے کی ہمت نہیں تھی اُس میں۔

"جانتی بھی ہو کتنا مہنگا سوٹ تھا میرا۔۔۔جو تم نے خراب کر دیا!"اُس کا بازو زور سے جھنجھوڑتی عاتکہ بیگم جاہل عورتوں کی مانند چلائی۔

نمرہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔سوٹ اتنا بھی مہنگا نہیں تھا اُس کی نظروں میں، وہ ایک امیر کبیر باپ کی بیٹی تھی ایسے کئی جوڑے سال و سال اُس کی الماری کی نظر رہتے، مگر اِس وقت وہ اپنے باپ کے گھر نہیں، اپنے سسرال تھی اور اُس پر ہاتھ اٹھانے والی اس کی ساس۔

"سوری ممی" وہ آنسوؤں پر قابو پاتی منمنائی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"سوری۔۔۔سوری کی بچی دل تو چاہتا ہے کھڑے پیروں تمہیں اِس گھر سے دفعان کروں، منحوس کہی کی۔۔۔بہت برداشت کرلیا تمہیں میں نے مگر اب مزید نہیں آج ہی ذیشان سے کہہ کر فارغ کرواتی ہوں تمہیں میں۔۔۔" اُن کی بات پر اُس نے تڑپ کر انہیں دیکھا۔

"نہیں ممی پلیز معاف کردے۔۔۔ غلطی سے جل گیا بخدا میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔" وہ روتی ہوئی اُن سے معافی مانگنے لگی۔

عاتکہ بیگم نے نخوت سے سر جھٹکا۔

"اب کھڑی یوں مگرمچھ کی طرح ٹھوسے کیا بہار ہی ہو دفع ہو جاؤ میری نظروں سے۔۔" وہ چلائی تو نمرہ سرپٹ وہاں سے بھاگی۔

اُس کے جاتے ہی اُن کے لبوں پر اپنے آپ شاطرانہ مسکراہٹ ڈھل آئی، وہ سوٹ جس پر چند لمحوں پہلے اُنہوں نے اپنی بہو کو ذلیل کیا تھا، وہ اَب کسی فارغ شے کی مانند اُنہوں نے ایک نوکرانی کو دے دیا تھا۔۔۔ حالانکہ اس پر اِستری کا ہلکا سا نشان لگا تھا مگر عاتکہ بیگم کو بس بہانہ چاہیے تھا اُس پر ہاتھ اٹھانے کو۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گھر پر اِس وقت کوئی بڑا موجود نہیں تھا اِسی لیے انہوں نے دل کھول کر اسے زلیل کیا تھا مگر ایسے میں وہ اُس چھوٹے سے وجود کو بھول گئی جو دروازے کی اوٹ سے دادی کو یوں اُس کی چھوٹی ماما کو زلیل کرتے دیکھ رہا تھا اور رو بھی رہا تھا۔

عاتکہ بیگم کے کمرے سے نکلتی وہ روتی ہوئی پیچھے کی جانب موجود سیڑھیوں پر آن بیٹھی تھی۔۔۔ گیلی سانس کھینچے اس نے اپنے کانپتے وجود پر قابو پایا۔

وہ یونہی رونے میں مگن تھی جب دو ننھے ہاتھوں نے اُس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔

"پہچانو کون؟" ننھی سی آواز کانوں سے ٹکرائی تو نمرہ روتے ہوئے مسکرا دی۔

"امم! یہ کیا کون ہو سکتا ہے؟ کہی کوئی بھوت تو نہیں!" نمرہ شرارت سے گویا ہوئی تو ننھے وجود نے پاؤٹ بنایا۔

"نہیں بدھو۔۔۔ بھوت نہیں۔۔۔" وہ جھنجھلایا تو نمرہ نے بامشکل قہقہے پر قابو پایا۔۔۔

اُس کا نمرہ کو بدھو کہنا اُسے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں بھوت تو نہیں ہو سکتا۔۔۔اگر بھوت ہوتا تو ہمارا چھوٹا ارطغرل اُسے فوراً مار بھگا دیتا۔۔۔اور اِتنا طاقت ور اس گھر میں صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے میرا پیارا عریشمان۔۔۔" اچانک اُسے اپنی گود میں کھینچے نمرہ نے اُسے گدگدانا شروع کیا جس پر چھوٹا عریشمان کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔۔نمرہ کی ہنسی بھی ساتھ ہی شامل تھی۔

"چھوٹی ماما۔۔۔بس۔۔۔علش (عرش) کو گدگدی ہو رہی ہے۔۔۔" وہ ہنستے بولا تو نمرہ رکی اور اُسے خود میں زور سے بھینچا۔

"درد ہو رہا ہے؟" اس کے گال (جس پر عاتکہ بیگم نے تھپڑ مارا تھا) پر ہاتھ رکھے اُس نے معصومیت سے سوال کیا، نمرہ اُس کی اِس قدر محبت پر نہال ہو گئی۔

"پہلے ہو رہا تھا میری جان مگر اب نہیں۔۔۔" اُس کا ماتھا چومے نمرہ نے جواب دیا۔

"ارے کہاں جا رہے ہو؟" اُسے تیزی سے اپنی گود سے اترتے دیکھ نمرہ نے سوال کیا۔

"ابھی آیا۔۔۔" جواب دیتا وہ بھاگا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھوڑی ہی دیر میں باغ سے ایک کھلتا گلاب توڑے وہ ہانپتا کانپتا نمرہ کے پاس آیا، ایک ہاتھ گھٹنے پر رکھے سانس لیے دوسرا ہاتھ نمرہ کی جانب بڑھایا جس میں گلاب کا پھول تھا۔

نمرہ نے کچھ حیرانگی اور کچھ خوف سے اُسے دیکھا، وہ عاتکہ بیگم کا من پسندیدہ گلاب کا باغ تھا جہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی، مگر صرف اپنی چھوٹی ماما کی خاطر وہ وہاں سے پھول توڑ لایا تھا!

"پیالی (پیاری) لڑکیاں سیڈ اچھی نہیں لگتی۔۔" نمرہ نے سر جھکائے، دھیما سا ہنس کر اُس کے ہاتھ سے گلاب تھاما۔

اَب وہ نمرہ کی گود میں بیٹھا اس کا چہرہ اپنے چھوٹے ہاتھ سے تھپتھپائے اسے اپنے ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔اُس کی اِس قدر محبت پر نمرہ کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔

جبکہ وہ ننھا شہزادہ یونہی گود میں بیٹھا گہری نیند سو گیا تھا۔

اُسے گود میں اٹھائے وہ کمرے میں داخل ہوتی، بیڈ پر اُسے لٹاتی محبت سے تکنے لگی۔

عریشمان نمرہ کی وہ اولاد ہے جسے اُس نے اپنی کوکھ سے پیدا تو نہیں کیا تھا مگر ممتا کا احساس ہمیشہ محسوس کیا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ گھر بھر کا لاڈلا اور اپنی چھوٹی ماما کا شہزادہ تھا۔۔۔جو اپنی چھوٹی ماما کی آنکھوں میں زرہ برابر آنسوؤں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

عریشمان کے بالوں میں انگلیاں چلائے وہ گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

وہ نمرہ ضیا تھی، ضیا انڈسٹری کے مالک کی اکلوتی بیٹی، محل کی رانی۔۔۔وہ اور ذیشان ایک ہی یونی میں پڑھتے تھے جہاں دونوں میں محبت جیسا جذبہ پروان چڑھا۔۔۔

شادی میں کوئی رکاوٹ نہیں بنی، بھلا کون پاگل ضیا انڈسٹری کے مالک کی بیٹی کو ٹھکراتا؟

ذیشان رئیس اس کا شوہر اس کی محبت۔۔۔

اُس کے والد سیف رئیس ایک کاروباری انسان تھے، وہ اچھے خاصے امیر تھے مگر نمرہ ضیا کی بے پناہ دولت کے سامنے وہ بھی غریب غرباء تھے۔

ضیا صاحب نے ایک باپ کی حیثیت سے ذیشان کی چھان بین کروائی، مکمل راضی ہوئے اپنی قیمتی بیٹی ان کے حوالے کی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com

ایک رئیس باپ کی اولاد ہونے کے باجود بھی نمرہ باقی لڑکیوں سے مختلف تھی، عاجزی وانکساری اس کو وراثت میں ملی تھی، گھر جوڑنے والی، محبت سے رہنے والی لڑکی۔۔۔

شادی کے شروعاتی مہینوں میں سب ٹھیک رہا، ماں جیسا پیار کرنے والی ساس، سسر۔۔۔ نندیں، جیٹھ جیٹھانی اور اس کی جان عریشمان۔۔۔

مگر اَب شادی کو چار سال ہو چکے تھے اور ابھی تک اُن کی اولاد نہ ہوئی تھی۔۔۔

شروع میں تو عاتکہ بیگم ڈھکے چھپے الفاظ میں اُسے چیک اپ کا کہتی مگر ذیشان نہ مانتا مگر اَب چار سال بعد جب کچھ نہ ہوا تو اُنہوں نے کھلم کھلا نمرہ پر طنز کرنا شروع کر دیا۔۔۔

اُن کی باتوں سے دکھی ہوتی وہ اپنا ٹیسٹ کروانے گئی مگر 'بانجھ' ہونے کی خبر نے اُس کے حواسوں کو شل کر دیا۔۔۔

ساس اور سسر کا رویہ تو بالکل ہی بدل گیا ساتھ ہی ساتھ نندوں کے لہجے میں بھی کرواہٹ گھل آئی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سیف صاحب اور ان کی بیٹیاں زبان سے تو کچھ نہ کہتیں مگر اُن کی نگاہیں۔۔۔ لیکن عاتکہ بیگم نے تو حد پار کردی تھی، وہ نہ صرف زبان سے زہر اگلتی بلکہ اَب تو بات بات پر ہاتھ بھی اٹھانا شروع کر دیا تھا ۔۔۔ مگر ابھی تک سب اِس سے لاعلم تھے کیونکہ وہ سب کے جانے کے بعد ہی ہاتھ اٹھاتی۔۔۔

باقی رہی بات ذیشان کی تو واقعی اُس کی محبت سچی اور کھری نکلی، اِس حقیقیت کے بعد بھی کہ اُس کی بیوی ماں نہیں بن سکتی محبت کم ہونے کی بجائے مزید پختہ ہو گئی۔۔۔

بس ایک ذیشان کی خاطر اُس نے اپنے لبوں کو سی لیا تھا۔۔

پھر صاحبہ آپی اور میزان بھائی بھی تو تھے، اس کے جیٹھ جیٹھانی جنہوں نے بہن بھائی جیسی محبت سے اسے نوازہ تھا۔۔۔ اُن کی خاطر وہ تھپڑ تو کیا اپنی جان بھی قربان کر سکتی تھی۔

سوچوں سے باہر نکلے گھڑی کی جانب دیکھا تو ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

عصر کا وقت ہوا چلا تھا، مغرب تک سب گھر آجاتے۔۔۔ حالانکہ کے گھر میں کُک موجود تھے مگر ذیشان کو اُس کے ہاتھ کا کھانا پسند تھا اِسی لیے سب کے لیے کھانا وہ خود بناتی تھی اور آج ارادہ بریانی کا تھا ، عریشمان کو اُٹھاتی وہ اُسے کھلونے دیے کچن میں جا گھسی تھی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کھلونوں سے کھیلتے عریشمان نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور پھر بیڈ پر موجود نمرہ کے موبائل کو۔

موبائل اٹھائے اُس نے نمبر ملایا۔

"السلام علیکم! چھوٹے پاپا۔۔۔" وہ دھیمی آواز میں گویا ہوا۔

رات ڈھلی تو سب ایک ایک کیے گھر میں داخل ہوئے، ذیشان اور میزان باپ کے سنگ کاروبار سنبھالتے تھے جبکہ صاحبہ ایک نامور ڈاکٹر تھی۔

"ذیشان نہیں آیا ابھی تک؟" سیف صاحب کو کھانا سرو کیے عاتکہ بیگم نے سوال کیا۔

"آفس سے تو ہمارے ساتھ ہی نکلا تھا مگر ضروری کام کا کہہ کر نجانے کہاں غائب ہو گیا!" اُنہوں نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے۔

ڈائنگ ٹیبل پر اِس وقت وہ دونوں میاں بیوی، میزان، صاحبہ اور اُن کی بغل میں بیٹھا عریشمان تھا، جو سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔۔

اتنی دیر میں اپنے روم سے فریش، تیار سی نمرہ باہر آئی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"السلام علیکم!"اُس نے سلام کیا۔

سیف صاحب نے جواب دیناضروری نہ سمجھا، جبکہ میزان اور صاحبہ نے خوشدلی سے جواب دیا تھا۔

عریشمان تو اپنی چھوٹی ماما کو دیکھ کر کھل اٹھا تھا۔

"واؤ چھوٹی ماما لکنگ بوٹیفل!"اُس کی تعریف پر نمرہ کھل اٹھی۔

عاتکہ بیگم کو ایک آنکھ نہ بھائی یہ محبت۔

"ہار سنگھار سے فرصت مل گئی ہو تو زرا شوہر کو بھی کال ملالو، ابھی تک گھر نہیں پہنچا نجانے کہاں ہو گا میرا بچہ!"اُن کے طنز پر نمرہ خوامخواہ شرمندہ ہوئی۔

"ممی۔۔۔وہ میں نے کال کی تھی انہوں نے رسیو نہیں کی، شائد ڈرائیو کر رہے ہو گے۔۔"نمرہ سر جھکائے بولی۔

"ایک زرا سی کوئی بات کہہ دو جواب پہلے ہی حاضر ہو تا ہے۔۔۔بدزبان لڑکی۔۔۔"ان کا لہجہ کڑوے بادام کی مانند تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میز ان اور صاحبہ نے بے بسی سے اُنہیں دیکھا، وہ کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ تک نہیں سوچتی تھی کہ ان کے پوتے پر اُن ایسی زبان کا کیا اثر پڑے گا، اِسی لیے صاحبہ نے اُن کی بجائے عریشمان کو نمرہ کی سرپرستی میں چھوڑ کر نوکری پر جانا بہتر سمجھا تھا۔

"سوری ممی۔۔۔" سبکی کے احساس سے وہ سر پورا کا پورا نیچے جھکا گئی۔

"السلام علیکم!" اتنے میں ایک خوشحال آواز ان سب کے کانوں سے ٹکرائی۔

مسکراتا ہوا ذیشان اندر داخل ہوا تھا۔

"وعلیکم السلام!" سب نے خوشدلی سے جواب دیا۔

"ماں صدقے میرا بچہ آگیا، جاؤ فریش ہو آؤ۔۔۔ بھوک لگی ہوگی نا!" عاتکہ بیگم خوشی سے بولی مگر وہ اُنہیں سن کہاں رہا تھا۔۔۔

نگاہیں تو سامنے موجود نمرہ پر جمی تھی جو اُس کی شوخ نگاہوں سے خائف ہوتی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

عاتکہ بیگم نے دانت پیسے بیٹے کو گھورا جو بیوی پر بُری طرح فدا ہوئے جا رہا تھا۔

"ذیشان۔۔۔ ذیشان۔۔"

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جی؟"اُن کے بار بار پکارنے پر وہ ہوش میں آیا۔

"کھانا نہیں کھانا؟"نمرہ کو گھورتے اُنہوں نے سوال کیا۔

اُن کی گھوری پر آگے بڑھتے نمرہ نے ذیشان سے بیگ پکڑا۔

"لاؤ بیگ مجھے دو میں رکھ دوں گا، فریش ہو کر آتا ہوں تم ویٹ کرنا میرا۔۔۔ آج ہم دونوں کھانا باہر کھائے گے۔۔۔"آخر جملہ خصوصاً عاتکہ بیگم کو دیکھ کر ادا کیا۔

اس کا لہجہ اُنہیں ٹھٹھکا گیا، مگر وہ سر جھٹک گئی۔۔۔ یہ کون سا پہلی بار تھا جب وہ دونوں یوں باہر کھانے پر جارہے تھے۔

نمرہ بھی مسکراتی وہی چیئر پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ فریش ہوتا، کپڑے چینج کیے باہر آیا۔۔۔ مگر اس آدھے گھنٹے میں بھی عاتکہ بیگم نمرہ پر مسلسل طنز کے تیر برسانے سے بعض نہ آئی۔

میزان نے باتوں ہی باتوں میں عریشمان کی جانب اشارہ بھی کیا مگر نمرہ سے خودساختہ نفرت میں اُنہیں کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آخری کچھ طنز کے جملے ڈائنگ حال میں آتے ذیشان نے بھی بخوبی سنے تھے۔

گہری سانس کھینچتا، خود پر قابو پائے وہ نمرہ کو اَشارہ کیے باہر نکل چکا تھا۔

ایک اچھا سا ڈنر، اور لانگ ڈرائیو۔۔۔اَب وہ دونوں گھر واپس آرہے تھے جب گاڑی سگنل پر رکی۔۔۔

ذیشان نے فرصت سے اَپنی بیوی کو دیکھا جس کے چہرے پر الوہی قسم کی چمک، لبوں پر گہری مسکان دیکھ اُس کا خود کا دل دھڑک اٹھا۔

نمرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ذیشان نے اُس کی ہتھیلی پر اَپنے لب رکھے۔

نمرہ نے کچھ چونک، کچھ حیا سے اُسے دیکھا۔

"میرا سب سے قیمتی اثاثہ"

بس چند الفاظ، نمرہ کی آنکھیں محبت کے احساس سے نم ہوئی۔۔۔

اِس محبت کی خاطر وہ اپنا سب کچھ تیاگ کرنے کو بھی بخوشی تیار تھی، یہی تو وہ محبت تھی جو عاتکہ بیگم کی ڈانٹ اور مار کے باوجود بھی اُسے ٹوٹنے نہ دیتی، وہ ہمت نہ ہارتی، کمزور نہ پڑتی۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈنر کیے وہ گھر آئے تو چائے پینے کو سب لوگ لاؤنج میں آ بیٹھے۔

نمرہ عریشمان کو گود میں بٹھائے اُسے وہ کھلونے دکھانے لگی جو اس نے آتے ہوئے اُس کے لیے خریدے تھے۔۔۔

ہر کوئی چائے کے ساتھ ساتھ اُن دونوں کی نوک جھونک سے بھی لطف اندوز ہو رہا تھا اور عاتکہ بیگم جلتی نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"عرش دادو کی جان ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔" عاتکہ بیگم نے باہیں واکی۔

اُنہیں نظر انداز کیے وہ نمرہ کی گود میں پیچھے کو ہوتا بالکل چھپ گیا۔

عاتکہ بیگم کے غصے کا گراف بڑھا۔

"عریشمان جانو دادو بلا رہی ہیں جاؤ بیٹا۔۔۔" عاتکہ بیگم کی قاتلانہ نگاہیں خود پر محسوس کیے وہ عریشمان کے کان میں بولی۔

جس پر عریشمان نے سختی سے سر نفی میں ہلایا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے نہیں جانا دادو گندی۔۔۔" وہ منہ بسورے بولا، مگر آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ سب باآسانی سن سکتے۔

"تو یہ تربیت کر رہی ہو تُم میرے پوتے کی؟ کیوں صاحبہ اِسی تربیت کی خاطر تُم اپنا بیٹا اِس بانجھ کے حوالے کر کے گئی تھی نا؟ اب دیکھ لی اس کی تربیت؟"

لفظ 'بانجھ' کسی تازیانے کی مانند لگا تھا نمرہ کو۔

"ممی!" ذیشان نے تنبیہی نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"تو اِس میں غلط کیا ہے؟ بانجھ کو بانجھ نہ بولوں تو کیا بولوں؟"

نمرہ کے فق چہرے کو دیکھ وہ غصے سے غرائی۔

اُن کی اِس قدر اونچی آواز پر عریشمان رو دیا۔

"بیٹا دادو بلا رہے ہیں نا جاؤ اُن کے پاس۔۔۔" صاحبہ نے عریشمان کو محبت سے کہے بات رفع دفع کرنی چاہی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے نہیں جانا اِن کے پاس یہ گندی ہے، چھوٹی ماما کو تھپڑ مارتی ہے۔۔۔ دادو گندی۔۔۔" وہ روتا ہوا نمرہ کی گود سے اچھل کر اُترتا اپنے کمرے کی جانب بھاگ گیا۔

لاؤنج میں پل بھر کو سناٹا چھا گیا۔

نمرہ بھی اِس اِنکشاف پر سب سے نگاہیں چراتی عریشمان کے پیچھے بھاگی۔

سب نے بے یقین نگاہوں سے عاتکہ بیگم کو دیکھا، جن کا خود کا چہرہ لمحے بھر کو تاریک پڑ گیا۔

"دیکھا، دیکھا تم سب نے کیا کیا سکھاتی پھیر رہی ہے یہ بانجھ میرے پوتے کو۔۔۔ ارے میرے اپنے پوتے، اپنے خون کو میرے خلاف کر دیا ہے اِس لڑکی نے۔۔۔" اگلے ہی لمحے سنبھلتی وہ نمرہ پر تمام ملبہ گرا چکی تھی۔

"غلط بیانی سے پرہیز کرے تو بہتر ہو گا ممی۔۔۔" اب کی بار ذیشان بولا۔

"کیا مطلب؟ تم مجھے جھوٹی قرار دے رہے ہو؟ مجھے اپنی ماں کو۔۔۔ یہ خدایا یہ لڑکی تو پوری ڈائن نکلی، میرے ہی بیٹے، میرے ہی پوتے کو میرے خلاف کر دیا ایک ایک کیے سب کو میرے خلاف کر دے گی وہ۔۔۔" اُن کے لہجے میں نمرہ کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نمرہ نے آج تک آپ کے خلاف مجھ سے کچھ نہیں کہا ممی۔۔۔اس نے تو آپ کو اپنی سگی ماں کے برابر درجہ دیا۔۔۔ مگر مجھے بہت دکھ ہوا یہ دیکھ کر کہ میری ماں نے میری بیوی کو بیٹی کا درجہ نہیں دیا۔۔۔ آپ اس پر طنز کرتی، باتیں سناتی مگر آج تک ایک لفظ نہیں کہاں میں نے کیونکہ میری بیوی نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے ماں بیٹے کے رشتے میں دراڑ آئے۔۔۔ مگر آپ نے تو حد کر دی، اس پر ہاتھ اٹھانا شروع کر دیا؟ ہم سب کی غیر موجودگی میں آپ میری بیوی کو نوکروں کے سامنے زلیل کرتی؟ لیکن شاید آپ بھول گئی تھی کہ اس گھر میں آپ دونوں کے علاوہ ایک اور فرد بھی رہتا ہے، عریشمان جو نہ صرف آپ کا ایسا رویہ اس کی چھوٹی ماما کے ساتھ دیکھتا ہے، آپ کی بہت سی باتیں نمرہ مجھ سے چھپاتی اور شاید آج پڑنے والا تھپڑ بھی چھپا جاتی اگر عریشمان خود اپنی آنکھوں سے آپ کو اس پر ہاتھ اٹھاتے نا دیکھتا، آفس میں ہی تھا میں جب اس بچے نے کال کیے آپ کی اس حرکت کا مجھے بتایا، مجھے دلی دکھ ہوا ممی یہ جان کر، مجھے آپ سے اس قدر جاہلانہ حرکت کی امید نہیں تھی۔۔۔ آج جو الفاظ عریشمان نے استعمال کیے، اس کی وجہ میری بیوی نہیں آپ خود ہے۔۔۔ اب اگر آپ نے آئیندہ سے کبھی میری بیوی پر ہاتھ اٹھایا تو اسے لے کر اس گھر سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں۔۔۔ اسے میری پہلی اور آخری وارننگ سمجھیے گا!" دھیمے لہجے میں اپنا فیصلہ سناتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"انبلیو وایبل ممی۔۔"میزان بھی افسوس سے سر نفی میں ہلائے صاحبہ کے سنگ وہاں سے جا چکا تھا۔

عاتکہ بیگم میں نمرہ کی نفرت مزید پکی ہو گئی۔

"دیکھا آپ نے اپنے بیٹے کی زبان کو؟ماں کو دھمکی دے کر گیا ہے۔۔۔"وہ غصے سے سیف صاحب کی جانب مڑی۔

"فکر مت کرو بیگم۔۔۔کرتا ہوں اس کا علاج بھی میں۔۔۔"سیف صاحب نے بیوی کو تسلی دی۔

نجانے بیوی کو سمجھانے کے انہوں نے اسے سپورٹ کرنا ضروری سمجھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان کمرے میں داخل ہوا تو نمرہ یہاں سے وہاں بے چینی سے چکر لگاتی اسے نظر آئی۔

"ذیشان۔۔۔"نمرہ نے اسے پکارہ جسے سرے سے نظر انداز کرتا وہ واشروم میں چینج کرنے چلا گیا۔

واشروم سے نکلتے یونہی نظر انداز کیے وہ بیڈ پر جا بیٹھا۔

"ذیشان ناراض ہے مجھ سے؟پلیز بات کیجیئے۔۔۔"بیڈ پر اس کے برابر بیٹھے نمرہ نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"تمہیں پرواہ ہے میری ناراضگی کی؟"الٹا شکوہ کیا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں نہیں چاہتی تھی کہ میری وجہ سے ممی اور آپ میں کوئی جھگڑا ہو۔۔۔" اس کا لہجہ نم ہوا۔

"اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھ سے باتیں چھپاتی پھیرو۔۔۔" ذیشان غصے سے بولا۔

"ایک معمولی سی بات۔۔۔"

"تھپڑ کوئی معمولی بات نہیں ہوتی نمرہ۔۔۔ میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو بیوی کو ماں کے ہاتھوں پیٹتے دیکھ نظر انداز کر دوں۔۔۔ تم میری بیوی ہو آج تک میں نے تم پر ہاتھ نہیں اٹھایا تو ممی کون ہوتے ہیں تم پر ہاتھ اٹھانے والے۔۔۔ اور یقیناً ایسا پہلی بار تو نہیں ہوا ہو گا ہے نا؟" ذیشان کے صحیح اندازے پر نمرہ نے نگاہیں چرائی۔

"یعنی اگر عریشمان مجھے کال نہ کرتا، سب کے سامنے تذکرہ نہ کرتا تو تم مجھے کبھی نہ بتاتی" ذیشان کی بات پر وہ شرمندہ سی سر جھکا گئی۔

ذیشان نے گہری سانس خارج کی۔

"نمرہ ہم دونوں میاں بیوی ہے، شریکِ حیات، ایک دوسرے کا لباس، دکھ درد کے دوست اور ساتھی۔۔۔ تم مجھ سے اور میں تم سے اپنی خوشیاں، اپنے غم شئیر نہیں کروں گا تو کس سے کرے

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گے ؟ ہم ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔۔۔ اللہ نے ہمیں ایک جوڑی میں بنایا۔۔ ایک دوسرے کے لیے سکون کا سبب بنایا، ہمیں ایک بنایا تاکہ ہم ایک دوسرے کی خوشیاں اور غم بانٹ سکے۔۔۔ اور ایسے میں مجھ سے باتیں چھپا کر تمہیں نے مجھے تکلیف دی ہے۔۔۔"

"میں اپنی وجہ سے گھر میں کوئی لڑائی نہیں چاہتی تھی۔۔۔" وہ تڑپی، ذیشان کے ہاتھ پر اس کی گرفت سخت ہوئی۔

"مطلب تم یونہی تمام عمر ممی کی کڑوی کسیلی باتیں اور مار کھانے کے موڈ میں تھی؟"

نمرہ نے نظریں چرائی، ذیشان نے گہری سانس خارج کی۔

"میں آپ کو ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔"

"تم میری بیوی ہو نمرہ مجھ سے شئیر نہیں کرو گی تو کس سے کرو گی؟ میں تمہیں نہیں سنوں گا، نہیں سمجھوں گا۔۔۔ تم کون سنے گا؟ کون سمجھے گا؟۔۔۔ میں تمہارا شوہر ہوں، تمہارا دوست۔۔۔ مجھ پر بھروسہ تو کرو۔۔۔ اپنی تکلیفیں شئیر کرو مجھ سے۔۔۔ میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔" ذیشان نے محبت سے اسے سمجھایا۔

"پکا پرامس آگے سے سب بتاؤں گی بس آپ ناراض مت ہو مجھ سے۔۔۔" نمرہ روتے ہوئے بولی۔

"پکا وعدہ؟" ہاتھ اس کے سامنے پھیلائے ذیشان نے یقین دہانی چاہی۔

"پکا وعدہ" فوراً اس کا ہاتھ تھامے نمرہ جلدی سے بولی۔

ذیشان کھل کر مسکراتا اپنی جگہ سے اٹھے کمرے میں موجود روم فریج کی جانب بڑھے، فریج کھولے اس میں سے ایک پیکٹ نکالا۔

وہ واپس بیڈ پر بیٹھے نمرہ کی کلائی تھام چکا تھا۔

محبت سے وہ اس کی دونوں کلائیوں میں گلاب کے گجرے پہنا گیا، نمرہ لبوں پر شرمیلی مسکان سجائے اسے تکے گئی۔

"آئیندہ سے اپنے ذیشان سے کچھ چھپانا مت۔۔۔ورنہ کھو دو گی مجھے بھی اور میری محبت کو بھی۔۔۔" ذیشان نے اس کی نگاہوں میں دیکھے کہا۔

نمرہ جھٹ اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

ذیشان اس کی انگلیوں پر بوسہ دیے، اسے اپنی محبت بھری پناہوں میں لے چکا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"السلام علیکم!" موبائل کان سے لگائے صاحبہ نے مصروف آواز میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! مسز صاحبہ میزان؟" دوسری جانب سے شائستگی سے سوال ہوا۔

"یس!" اس نے تائید کی۔

"میں مس ارم بات کر رہی ہوں عریشمان کی کلاس ٹیچر۔۔۔" اب کی بار صاحبہ سیدھی ہوئی۔

"ایچوئیلی آج ایک کلاس ٹیسٹ تھا۔۔۔ اور۔۔۔ مسز میزان اگر آپ برا نہ مانے تو آپ کے ہزبینڈ۔۔۔ آپ کے ہزبینڈ نے دوسری شادی کی ہوئی ہے؟" انہوں نے جھجھک کر سوال کیا۔

"دوسری شادی؟" صاحبہ چونکی۔

"پہلی بات تو یہ کہ کلاس ٹیسٹ کا میرے ہزبینڈ سے کیا تعلق ہے میں سمجھ نہیں پا رہی اور دوسری بات جی نہیں ان کی کوئی دوسری بیوی نہیں ہے۔۔۔" صاحبہ نے سہولت سے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ وہ دراصل آج کلاس ٹیسٹ تھا جس میں بچوں کو اپنا اور اپنی فیملی کا انٹرو لکھنا تھا۔۔۔ اور مدر نیم کے بلاک پر آپ کے بیٹے نے آپ نے علاوہ ایک اور نام لکھا ہے۔۔۔ نمرہ ماما! (مس ارم نے

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ٹیسٹ پر لکھا نام پڑھا)۔۔۔ نمرہ۔۔جی یہ نام لکھا ہوا۔۔۔ تو بس اسی لیے میں ٹینشن میں آگئی تھی۔"

ان کے جواب پر صاحبہ کے لبوں پر بھرپور مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"ہاہاہا۔۔۔ ایکچوئیلی نمرہ اسکی چھوٹی ماما۔۔۔ آئی مین ٹو سے چچی ہے۔۔۔ اور وہ اپنی چچی کے بہت کلوز ہے۔۔۔ تو اسی لیے اس نے ان کا نام لکھ دیا۔۔۔" صاحبہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"اوہ اچھا اچھا۔۔۔" مس ارم مسکراتی خدا حافظ کہتی کال رکھ چکی تھی۔

صاحبہ کال کو سوچتی ایک بار پھر کھل کر مسکرا دی تھی۔

آج ذیشان میر ان کی دونوں بہنیں بچوں سمیت مائیکے آئی ہوئیں تھیں رات کے کھانے پر بھرپور اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔ کھانے کے بعد سب لاؤنج میں اکٹھے ہوئے چائے اور ڈرائے فروٹس سے لطف اندوز ہو رہے تھے، چھوٹا عریشمان سب کو اپنی باتوں سے بار بار مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا، ہر کوئی اس کی باتیں انجوائے کر رہا تھا جب یکدم صاحبہ کو آج اس کی سکول ٹیچر کی کال یاد آئی۔

"جانتی ہو نمرہ آج کیا ہوا؟" صاحبہ نے خاص طور پر نمرہ کو متوجہ کیا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا؟" وہ جو مسکراتی عریشمان کی باتیں سن رہی تھی سیدھی ہوئی۔

"آج عریشمان کی کلاس ٹیچر کی کال آئی تھی مجھے۔۔۔" اور ساتھ ہی صاحبہ نے پورا واقع سنا ڈالا تھا۔

اس کے بعد ہنسی کا نہ رکنے والا دور شروع ہوا۔

نمرہ مسکراتی عریشمان کو محبت سے خود میں بھینچ چکی تھی۔

"ظاہری بات ہے جب خود اولاد پیدا نہیں کر سکتی تو دوسروں کے بچوں سے خود کو ماما بلوا کر دل بہلائے گی۔۔۔" خوشگوار ماحول میں عاتکہ بیگم کا طعنہ گونجا۔

نمرہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔

"ممی۔۔۔" ذیشان ے تنبیہی نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

پچھلی بار کی تفصیلی بات کے بعد عاتکہ بیگم نے نمرہ کی جان بخش دی تھی مگر آج اچانک دوبارہ انہیں اسے پر غصہ آیا تھا۔

"کیا ممی؟ کیا ممی؟ اب اس بانجھ کے لیے تم مجھ سے اپنی ماں سے لڑو گے؟" سب نے انہیں پریشانی سے دیکھا، یوں جیسے یکدم انہیں دورہ پڑا ہو۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بڑی بیٹی نے ڈر کر اپنے شوہر کو دیکھا جو ناپسندیدہ نگاہوں سے اس کی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔انہیں بھی نمرہ سے خار تھی مگر دونوں بہنوں نے اپنے شوہروں کے سامنے کبھی بھابھی کو ذلیل نہیں کیا تھا۔۔۔

دونوں بہنوں کے شوہر اچھی پڑھی لکھی فیملیز سے تعلق رکھتے تھے اور ایسی دقیانوسی سوچ سے بے حد نفرت کرتے تھے۔۔۔ چھوٹی بہن کا شوہر یہاں نہ تھا مگر بڑی بہن کو فکر لگ گئی تھی۔۔۔اس کی ماں بہو کو ذلیل کرنے کے چکر میں اپنی عزت داماد کے سامنے گرا چکی تھی۔

بہنوئی کے سامنے ذیشان ماں سے بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے نمرہ کا ہاتھ تھامے وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

"میری بات سنتے جاؤ ذیشان میں بہت جلد تمہاری دوسری شادی کرواؤں گی اور تمہیں اس بانجھ کو طلاق دینی ہوگی۔۔۔"وہ جاہل عورتوں کی طرح چلا رہی تھیں۔

"کائنات چلو۔۔۔"بڑی بہن کا شوہر اٹھتے سپاٹ لہجے میں بولا۔

شوہر کا لہجہ سمجھے کائنات بھوکلاتی اپنے بچے اکٹھے کیے سرپٹ وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔ چھوٹی بہن بھی حالات سمجھتی اسی وقت واپسی کے لیے جا چکی تھی۔

"بہت غلط حرکت تھی ممی، بہت زیادہ۔۔۔"میزان اب اور کیا ہی کہتا؟

لڑتا، جھگڑتا، بدتمیزی کرتا؟ کیا کرتا وہ؟ ان کی ممی ان سب کی آئیڈیل رہی تھی، انتہائی میٹھی، نہایت اچھی۔۔۔تو یوں اچانک کیا ہو گیا تھا انہیں؟ وہ کیوں نمرہ سے ایسی زبان استعمال کرتی تھی؟ یہ بات سمجھ سے باہر تھی۔

کمرے میں داخل ہوئے، دروازہ بند کرتے ہی ذیشان اسے زور سے گلے لگا چکا تھا، نمرہ سہارہ پاتے ہی اس کی پناہوں میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

ذیشان نے اسے رونے دیا، اس کے اندر کا غبار نکلنے دیا۔۔۔

اس کے بالوں کو نرمی سے سہلائے ذیشان نے اس کو خود میں مزید بھینچا تھا۔

وہ بس اس سے معافی مانگے جا رہا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"میں اندر آسکتی ہوں؟" دروازہ ناک کیے عاتکہ بیگم نے اجازت مانگی۔

ٹی۔وی دیکھتی نمرہ انہیں دروازے پر ایستادہ پائے حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اجازت ہے کہ نہیں؟" انہوں نے غصے سے سوال کیا۔

"جج۔۔۔جی۔۔" نمرہ نے انہیں اجازت دی۔

وہ اندر داخل ہوتی نمرہ کے سامنے بیٹھ گئی۔

نمرہ سر جھکائے ان کے بولنے کی منتظر رہی۔

عاتکہ بیگم نے گہری سانس خارج کی۔

"دیکھو نمرہ میں جانتی ہوں کہ میرا سلوک آج کل تم سے زیادہ اچھا نہیں۔۔۔ اور کل رات تو میں نے تمہارا بہت زیادہ دل دکھایا۔۔۔ مگر، مگر میں کیا کروں؟ میں بھی مجبور ہوں آخر کو ماں جو ہوں۔۔۔ ہر ماں کی طرح میں بھی چاہتی ہوں کہ میرے پوتے پوتیاں ہو۔۔۔ اپنے بچوں کے بچے دیکھنا چاہتی ہوں، ان کی آل اولاد دیکھنے کی خواں ہوں۔۔۔ کیا یہ خواہش ناجائز ہے؟" ان کے سوال پر نمرہ کا سر نفی میں ہلا۔

"میں بس اپنے ذیشان کی اولاد دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ اسے بھی بچوں والا دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ پھر سے بولی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تو اب آپ مجھ سے کیا چاہتی ہے ؟" نمرہ کو کچھ سمجھ نہ آیا۔

"میں ذیشان کی دوسری شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ اور میں چاہتی ہوں کہ تم اسے مناؤ!" وہ بولی تو نمرہ نے آنکھیں پھیلائے انہیں دیکھا۔۔۔ کتنی آسانی سے انہوں نے اپنی بات کہہ ڈالی۔

نمرہ کا سر تیزی سے نفی میں ہلا۔

"نمرہ کیا تم ذیشان سے محبت کرتی ہو؟ کیا تم نہیں چاہتی کہ ذیشان کے بچے ہو؟ میں تمہیں اسے چھوڑنے کا نہیں کہہ رہی۔۔۔ بس یہ چاہتی ہوں کہ تم اسے دوسری شادی کے لیے مناؤ۔۔۔ اور پھر اس کی دوسری بیوی سے جو بچے ہوگے وہ تم دونوں کے ہی تو ہوگے۔۔۔ ذیشان پاپا اور تم ماما۔۔۔ کب تک تم عریشمان کی چھوٹی ماما بن کر رہو گی؟ کوئی تو ہونا چاہیے نا جو تمہیں ماما پکارے۔۔۔ اور پھر ذیشان سے محبت کی خاطر اتنی چھوٹی سے قربانی نہیں دے سکتی تم؟" انہوں نے اسے پوری طرح ایموشنلی بلیک میل کیا تھا۔

نمرہ نے نم نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

ان کی باتیں تکلیف دہ تھی، مگر اپنی اولاد کا سوچ نمرہ نے دل پر پتھر رکھے حامی بھر لی تھی۔۔۔ نامکمل وہ تھی تو ذیشان کو کس بات کی سزا ملتی؟

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہمیشہ خوش رہو!" عاتکہ بیگم خوشی سے کھل اٹھی، اسے دعا دیے وہ کمرے سے چلی گئ۔

اس کی خوشیاں چھین کتنے آرام سے اسے خوش رہنے کا بول چکی تھی وہ۔

"نمرہ؟ نمرہ؟" آج ذیشان کا ارادہ لنچ پر جانے کا تھا تو آفس سے جلد ہی وہ گھر چلا آیا، مگر اسے نمرہ کہی نظر نہ آئی۔

"کہاں گئی۔۔۔" بڑبڑائے اس کا نمبر ملایا۔

تیسری بیل پر کال اٹھالی۔

"نمرہ کہاہو تم؟ میں گھر آیا تم گھر پر موجود نہیں، ممی کو بھی علم نہیں۔۔۔" ذیشان نے کال اٹھائے سوال کیا۔

"باباکی طرف آئی ہوں۔۔۔" روئی، سوجھی نم آنکھیں، بامشکل اس نے اپنی کانپتی آواز پر قابو پایا۔

"انکل کی طرف؟ خیریت وہ ٹھیک ہے؟ طبیعت تو ٹھیک ہے ان کی؟" ذیشان کی فکر پر اس نے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہمم!"

"اچھا واپس کب آؤ گی؟ کہو تو میں لینے آجاؤں؟" ذیشان نے بے صبری سے سوال کیا۔

اس کی محبت پر نمرہ کی آنکھیں اشک بار ہوئیں۔

"نہیں آپ نہیں آئے گے۔۔۔ اور میں بھی گھر ایک شرط پر آؤں گی۔۔۔" وہ زرا سختی سے بولی۔

ذیشان کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔۔۔ اب سمجھا یوں اچانک بیٹھے بٹھائے ہماری دلِ جانم کو مائیکے جانے کا خیال کیسے آگیا۔۔۔ حکم کیجیئے کیا شرط ہے؟ خادم حاضر ہے!" ذیشان ایک ادا سے بولا۔

نمرہ کے لبوں پر غمگین مسکان دوڑ گئی۔

"آپ دوسری شادی کر لے۔۔۔ جس دن آپ دوسری شادی کرے گے اب میں اسی دن گھر واپس آؤں گی۔۔۔" ذیشان کا چہرہ پل بھر میں سپاٹ ہوا۔

"یہ کس قسم کا بیہودہ مزاق ہے؟ مجھے ایسے مزاق قطعاً پسند نہیں۔۔۔" اس کے لہجے میں سختی در آئی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مزاق نہیں ہے یہ، سیریس ہوں میں، اگر آپ چاہتے ہے کہ میں گھر واپس آؤں تو آپ کو میری یہ شرط پوری کرنی ہوگی۔۔۔ورنہ۔۔۔"

"ورنہ؟ورنہ کیا؟" ذیشان غصے سے بھڑکا۔

"ورنہ ہمارا ساتھ یہی تک کا تھا" نمرہ جھٹ کال کاٹتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ذیشان نے حیرت سے بند کال کو دیکھا، غصے سے ایک بار، دوبار کئی بار اسے کال کی مگر اس نے کال رسیو نہیں کی۔

اب کی بار کال ضیا صاحب کو کی مگر انہوں نے بھی کوئی رسپانس نہیں دیا۔

وہ رش ڈرائیو کیے ان کے گھر پہنچا، معلوم ہوا کہ ضیا صاحب تو آؤٹ آف کنٹری تھے، جبکہ نمرہ نے سختی سے اس سے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

وہ کافی دیر کمرے کے باہر کھڑا دروازہ ناک کرتا رہا مگر کوئی جواب نہ ملا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھکاہارا، پریشان ساوہ گھر میں داخل ہوا تو کھانے کی میز پر ماں باپ موجود تھے، میزان اور صاحبہ عریشمان کے ساتھ اس کے ننھیال گئے ہوئے تھے۔۔۔ سیف صاحب کے نمرہ کے حوالے سے پوچھنے پر وہ اس کا مائیکے جانا بتا کر بات ٹال چکا تھا۔۔۔

کھانے کے بعد بھی چائے ہاتھ میں لیے وہ نمرہ کے الفاظ سوچ رہا تھا جب عاتکہ بیگم مسکراتی اس کے ساتھ آ بیٹھی۔

"ذیشان ادھر دیکھو تو زرا۔۔۔" انہوں نے ذیشان کے سامنے چند لڑکیوں کی تصاویر کی۔

ذیشان نے سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"انہیں دیکھو اور اپنے لیے کوئی بھی ایک لڑکی پسند کرو شادی کے لیے۔۔۔" وہ خوشی خوشی بولی۔۔۔

ذیشان نے چونک کر انہیں دیکھا، ان کے چہرے کی خوشی، نمرہ کے الفاظ۔

ایک لمحہ لگا تھا اسے تمام بات سمجھنے میں۔۔۔

"نمرہ کے دماغ میں میری دوسری شادی والی بات آپ نے ڈالی ہے ممی؟" اس کے ڈائریکٹ سوال پر وہ بھوکلا گئی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مم۔۔میں۔۔۔نہیں تو۔۔۔"وہ ہکلائی۔

سیف صاحب نے بھی چونک کر بیوی کو دیکھا۔

"مگر آپ کی آنکھیں، آپ کے ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے میل نہیں کھا رہیں۔۔۔سیریسلی ممی؟"اس نے افسوس کن نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"ایسی بھی کون سی انوکھی بات کر دی میں نے جو تم مجھے یوں دیکھ رہے ہو؟"انہوں نے دانت کچکچائے سوال کیا۔

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو ذیشان دوسری شادی تو تمہاری کروا کر رہوں گی میں۔۔۔اور اگر تم نے میری بات نہ مانی تو خود کو بھی مار ڈالوں گی اور اس بانجھ کو بھی۔۔۔"غصے سے چیختی چلاتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

ذیشان باپ کی جانب گھوما، سیف صاحب بھی نظریں چرائے وہاں سے چل دیے۔

کمرے میں آئے اس نے دوبارہ نمرہ کو کال کی مگر اس کا موبائل ہی سوئچ آف جا رہا تھا، گاڑی کی چابی اٹھاتا وہ پریشانی سے گھر سے نکلا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھوڑی دیر میں وہ ضیا صاحب کے گھر کے باہر موجود تھا، گاڑی سے نکلے وہ اندر جانے کو بڑھا جب گارڈ نے اسے روک دیا۔۔۔

"تم جانتے بھی ہو میں کون ہوں؟" وہ غصے سے غرایا۔

"معافی صاحب مگر بی بی صاحبہ نے آپ کو اندر آنے سے منع کیا ہے!" گارڈ نگاہیں جھکائے بولا۔

"تمہاری بی بی کی تو میں۔۔۔" غصے سے اس نے دانت پیسے۔

"تمہاری بی بی کا موبائل بند ہے، مجھے اس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔"

گارڈ نے انٹرکام اٹھائے اندر کال کی۔۔۔کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ ذیشان کی جانب مڑا۔

"بی بی سے بات ہوئی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔" ذیشان کے غصے کا گراف مزید بڑھا۔

"ٹھیک ہے پھر میں بھی یہی رہوں گا۔۔۔" سر ہلائے وہ گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔

گارڈز نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا، ایک بار پھر انٹرکام اٹھائے نمرہ تک اطلاع پہنچائی گئی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کمرے کی کھڑکی میں کھڑی نمرہ نے نم نگاہوں سے اسے دیکھا جو پیسنجر سیٹ پر آنکھیں موندے، دونوں بازوؤں سینے پر باندھے بیٹھا تھا۔۔۔ نمرہ کی نظروں کو محسوس کیے آنکھیں کھولے اس نے کھڑکی کی جانب دیکھا۔۔۔

اگرچہ وہ نمرہ کو لائٹ بند ہونے کی وجہ سے دیکھ نہ سکا تھا، مگر جانتا تھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہی ہے۔۔۔

ذیشان کی آنکھوں میں شکوہ تھا، تو نمرہ کی آنکھیں نم۔۔۔۔ مگر محبت دونوں کی نگاہوں میں پوشیدہ نہ تھی۔

پوری رات یونہی گاڑی میں بیٹھے گزری تھی اس کی۔۔۔ صبح آنکھ موبائل پر آتی کال سے کھلی۔

"نمرہ!" چونک کر موبائل اٹھایا۔

مگر کال میزان کی تھی، موبائل کان سے لگائے اس نے میزان کی بات سنی اور ایک آخری نگاہ نمرہ کی کھڑکی پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

نمرہ نے لب چبائے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ذیشان گھر داخل ہوا تو ایک الگ تماشہ اس کا منتظر تھا، عاتکہ بیگم نے چیخ چلا کر اپنی طبیعت خراب کر لی تھی۔۔۔وہ ذیشان پر دوسری شادی کا دباؤ ڈالنے کو دونوں بیٹیوں تک کو بلوا چکی تھیں، مگر ذیشان بھی ٹس سے مس نہ ہوا۔

ٹھیک ایک ہفتے بعد کی بات ہے یہ۔۔۔ عریشمان کی سالگرہ تھی، جس میں تمام رشتے دار، دوست احباب تھے۔۔۔ماسوائے اس کے۔۔۔ذیشان کب سے گیٹ پر نگاہیں ٹکائے اس کا منتظر تھا۔۔۔اسے پورا یقین تھا کہ وہ آئے گی اس کی خاطر نہ سہی مگر عریشمان کی خاطر تو ضرور آئے گی۔۔۔ایک ہفتہ وہ دونوں چچا بھتیجا بے حد تڑپے تھے اس کے لیے۔۔۔عاتکہ بیگم نے بیٹے کو گیٹ کو تکتے پایا تو انہیں جی بھر کر نمرہ پر تاؤ آیا۔۔۔ مہمانوں سے مسکرا کر اجازت لیتی وہ ذیشان کی جانب بڑھی اور اسے اپنے ساتھ کھینچتی ہوئی ایک لڑکی کی جانب لائی۔۔۔

ساتھ ہی انہوں نے ذیشان کا اس سے انٹر کروایا۔۔۔اب دونوں کی مائیں ایک دوسرے سے گھلتی ملتی ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی اور ساتھ ہی ساتھ ذیشان کو فورس کیا گیا کہ وہ صلہ کو کمپنی دے۔۔۔

ذیشان دل پر بند باندھے زبردستی مسکرائے اس کی باتوں پر سر ہلائے جا رہا تھا جب صاحبہ نے اسے بلایا۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ڈاکٹر صاحبہ ؟"صلہ نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"ڈاکٹر صلہ آپ یہاں ؟" صاحبہ بھی حیران ہوئی۔

"بھابھی کوئی کام تھا آپ کو؟" ذیشان نے اکتائے لہجے میں سوال کیا اسے اس صلہ نامی بلا سے جان چھڑوانی تھی۔

"ہاں جاؤ عریشمان کو سنبھالو۔۔۔ضد کر رہا ہے کہہ رہا ہے نمرہ کے بنا کیک نہیں کاٹے گا!" وہ پریشانی سے بولی۔

ذیشان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے جا چکا تھا۔

صلہ نے کچھ چونک کر ذیشان کو دیکھا۔۔۔

"ڈاکٹر صلہ آپ یہاں کیسے ؟" صاحبہ حیران ہوئی۔

وہ ایک ہی ہسپتال میں کام کرتی تھیں۔۔۔صاحبہ اسے یوں عریشمان کی برتھڈے پارٹی پر دیکھ کر حیران ہوئی تھی کیونکہ صلہ نے آنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔اس کے رشتے کی بات چل رہی تھی۔

"آپ کے رشتے کا کیا بنا؟" صاحبہ انجانے میں سوال کر گئی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com

"کچھ کنفیوژن تھی مگر اب کلئیر ہو گئی ہے۔" گہری نگاہوں سے ذیشان کی پشت کو تکے وہ بولی جو عریشمان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہنہ؟"

صلہ نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا۔

تھوڑی دیر میں عریشمان رو دھو کر بجھے دل کے ساتھ کیک کاٹ چکا تھا۔۔۔ موڈ اگر چچا بھتیجے کا ٹھیک نہیں تھا تو عاتکہ بیگم کا بھی خراب ہو چکا تھا۔۔۔ صلہ رشتے کے لیے ان کے منہ پر انکار مار چکی تھی۔۔۔ وہ صاحبہ کے ساتھ کام کرتی تھی۔۔۔ صاحبہ کے منہ سے وہ ذیشان اور نمرہ کی محبت کے کئی قصے سن چکی تھی مگر آئیڈیا نہیں تھا کہ جس ذیشان سے اس کے رشتے کی بات چل رہی ہے وہ وہی ہو گا، نمرہ کا شوہر، صاحبہ کا دیور۔۔۔

وہ خود بھی طلاق یافتہ تھی۔۔۔ معلوم تھا کہ جس سے رشتے کی بات چل رہی وہ ذیشان بھی پہلے ہی شادی شدہ ہے، اور بیوی بانجھ۔۔۔ مگر صلہ کی مدر کے مطابق وہ ایک انتہائی بری اور چالساز عورت تھی جو عاتکہ بیگم کے بیٹے کو ازدواجی زندگی کا سکھ دینے میں ناکام رہی تھی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مگر نمرہ کا ذکر جن خوبصورت الفاظ میں صاحبہ نے کیا تھا وہ حیران تھی کہ عاتکہ بیگم کن بنیاد پر ایسی بہو کے ہوتے ہوئے بھی بیٹے کی دوسری شادی کی خواں تھیں؟

اور اوپر سے اپنی بہو کے حوالے سے غلط بیانی سے کام لیا تھا انہوں نے؟

ایسی ہی عورت کے ہاتھوں وہ پہلے بھی طلاق کا دھبہ ماتھے پر لگوا چکی تھی پھر سے ایسی کسی عورت کو ساس کے روپ میں قبول نہیں کر سکتی تھی اسی لیے انکار کر دیا۔

پارٹی سے فارغ ہوئے وہ سب لاؤنج میں بیٹھے عریشمان کے گفٹس دیکھ رہے تھے جنہیں وہ غیر دلچسپی سے کھول رہا تھا۔۔۔ سیف صاحب بیٹھے نیوز چینل دیکھ رہے تھے جب انہوں نے چونک کر ٹی۔وی کو دیکھا۔

وہاں کوئی عورت سیف رئیس کے چھوٹے بیٹے ذیشان رئیس پر زنا کا الزام لگا رہی تھی۔۔۔ لاؤنج میں موت کی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

اس عورت کے مطابق ذیشان نے کئی بار اس عورت کے ساتھ زیادتی کی تھی اور اسے جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی تھی اور اس وقت وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی، وہ انصاف چاہتی تھی۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عین اسی لمحے اس کے موبائل پر ضیا صاحب کی کال آئی تھی۔۔۔ ذیشان نے خوف سے کال اٹھائی۔۔۔ ضیا صاحب نے اسے گھر بلوایا تھا۔۔۔ وہ آج ہی واپس آئے تھے اور اس سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔ ذیشان سب کے سوالوں کو نظر انداز کیے گھر سے باہر نکل گیا تھا۔

سب اپنی پریشانی میں گم تھے، ایسے میں عاتکہ بیگم کے لبوں پر موجود مسکان کسی نے نہ دیکھی۔

اس وقت وہ پریشان سا ضیا صاحب کے سامنے بیٹھا، چہرے پر تھکاوٹ نمایاں تھی۔۔۔ نم نگاہوں سے بیڈ پر بے ہوش نمرہ کو تکا، جو نیوز دیکھتی گہرہ اثر لیے بیہوش ہو چکی تھی۔

"میں قسم کھاتا ہوں انکل میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" اس نے ان کو صفائی دینی چاہی۔

"میں جانتا ہوں ذیشان۔۔۔ یہ لڑکی میرے مخالفین نے بھیجی ہیں۔۔۔ غالباً مجھ سے بدلہ لینے کے لیے، میری ساکھ خراب کرنے کی خاطر میرے داماد کو نشانہ بنایا انہوں نے۔۔۔" انہوں نے جواب دیا۔

"تو اب؟" ذیشان نے پریشانی سے انہیں دیکھا۔

"اب ؟اب کیا؟ ہم ایک پریس کانفرنس کرے گے اور انہیں چیلنج کرے گے ڈ۔این۔اے ٹیسٹ کے لیے۔۔۔سچ سامنے خود ہی آجائے گا!"لبوں پر دھیمی مسکان سجائے وہ تسلی آمیز لہجے میں بولے۔

ذیشان نے نگاہیں نمرہ پر ٹکائے سر اثبات میں ہلایا۔

اس وقت وہ دونوں سسر داماد میڈیا کے سامنے بیٹھے کانفرنس کر رہے تھے، جس میں ذیشان نے واضع الفاظ میں ڈی۔این۔اے ٹیسٹ کے لیے اس لڑکی کو چیلنج کیا تھا۔۔۔یہ سن ضیا صاحب کی مخالف پارٹی خوف میں آگئی۔۔۔مگر اب پیچھے ہٹنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔معاملہ بڑھ چکا تھا۔۔۔اور پھر اسی رات ڈی۔این۔اے ٹیسٹ کروایا گیا تھا۔۔۔صبح تک رپورٹ آجانی تھی۔

آنے والی صبح کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔

سیف صاحب ناشتے کے لیے ڈائنگ ٹیبل پر آئے تو حیرانگی سے گھر کو دیکھا جو آج ضرورت سے زیادہ ہی چمک رہا تھا۔

میزان اور صاحبہ سے سوال کیا تو دونوں نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عاتکہ! یہ سب کیا ہے؟ یہ اتنی تیاری۔۔۔ کوئی خاص وجہ؟"

"وجہ تو بہت خاص ہے۔۔۔ آخر کو اس گھر کی نئی بہو اور وارث آرہا ہے۔۔۔" وہ مسرور انداز میں گویا ہوئی تو سب نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"اس بات کا مطلب؟" سیف صاحب کے ماتھے پر بل پڑے۔

"یہ آپ کس کی بات کر رہی ہے ممی؟" میزان نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"کیا آپ اس لڑکی کی بات کر رہی ہیں ممی؟" صاحبہ نے حیرانگی سے سوال کیا تو ان کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ہوش میں تو ہو عاتکہ تم؟ اس لڑکی نے تمہارے بیٹے کے کردار پر حملہ کیا اور تم اسی کو اس گھر کی بہو بنانے کے خواب بن رہی ہو؟ حد ہوتی ہے۔۔۔" وہ غصے سے چلائے بنا ناشتہ کیے جا چکے تھے۔

"نمرہ سے خود ساختہ نفرت میں اتنا آگے بھی مت جائے ممی کہ آپ اپنے بیٹے کو کھو دے۔۔۔"

میزان افسوس بھرے لہجے میں بولتا صاحبہ کو اشارہ کیے، یونیفارم میں تیار عریشمان کو گود میں اٹھائے جا چکا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عاتکہ بیگم نے نخوت سے سر جھٹکا۔

ڈی۔این۔اے رپورٹس آچکی تھیں، ذیشان رئیس بے قصور نکلا، مگر اس کے ساتھ ایک اور سچ بھی اس پر عیاں ہوا۔

وہ باپ نہیں بن سکتا تھا، اس میں خامی تھی۔

اس نے حیرانگی سے رپورٹس کو دیکھا۔۔۔ یہ قدرت نے کیسا بدلہ لیا تھا اس کے بیوی کے ساتھ ہوا ظلم کا۔

سر جھکائے وہ گھر میں داخل ہوا، سیف صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔ میزان نے بھی اس کا شانہ تھپتھپایا۔

عاتکہ بیگم کا موڈ کچھ آف تھا، مگر ساتھ ہی ساتھ اس لڑکی پر سخت تاؤ آیا جس نے ان کے بیٹے پر الزام تراشی کی۔۔۔ کون سا وارث، کہاں کی بہو۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ممی آپ چاہتی تھی نا کہ میں دوسری شادی کرلوں؟ نمرہ ماں نہیں بن سکتی، آپ یہ بھی چاہتی ہے کہ میں نمرہ کو طلاق دے دوں کیونکہ وہ بانجھ ہے؟" عاتکہ بیگم کا سر انجانی خوشی سے اثبات میں ہلا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔۔۔ لیکن ایک شرط ہے میری۔۔۔" وہ چند لمحات کو خاموش ہوا۔

"یہ میری رپورٹس ہیں۔۔۔ اس لڑکی کے وجود میں پل رہا بچہ میرا نہیں، ڈی۔این۔اے میچ نہیں کیا۔۔۔ مگر وہ بچہ تو کیا، میں اس دنیا میں کسی عورت سے کوئی بچہ پیدا نہیں کر سکتا۔۔۔ کیونکہ کمی مجھ میں ہے۔۔۔ اگر نمرہ بانجھ ہے تو خامی مجھ میں بھی ہے۔۔۔ اب کروالے جس سے شادی کروانی ہے میری آپ کو۔۔۔ اور ہاں ایک اور بات (وہ جاتے جاتے رکا اور مڑا) نمرہ ضیا انڈسٹری کے مالک کی بیٹی ہے، ہماری وجہ سے اسے جتنی تکلیف ملی ہے، تیار رہے بہت جلدی ہمیں اس کا خمیازہ بھگتنا ہو گا، سڑک پر آنے کو تیار رہے۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولتا کمرے میں بند ہو گیا تھا۔

عاتکہ بیگم کا سر نفی میں ہلا۔۔۔ صاحبہ نے آگے بڑھ کر رپورٹس اٹھائی۔۔۔

"یہ۔۔ یہ رپورٹس جھوٹی ہیں یہ۔۔۔" عاتکہ بیگم چلائی۔

"رپورٹس سچی ہیں۔۔۔ آپ چاہے تو کسی بھی ہسپتال سے چیک کرواسکتی ہے۔۔" اس کے لبوں پر دھیمی مسکان در آئی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نمرہ کو دی جانے والی تکالیف کی بڑی اچھی سزا ملی تھی عاتکہ رئیس کو۔

سیف صاحب کے دماغ میں توذیشان کے دھمکی بھرے جملے گونج رہے تھے، وہ فطرتاً لالچی تھے، اب یوں ضیا صاحب کی دھمکی لگانا۔۔۔ واقعی اس حوالے سے تو انہوں نے سوچا نہیں۔۔۔ وہ ضیا صاحب کے بل بوتے پر اس قدر سٹیبل ہوئے تھے، اب وہ شخص چاہتا تو پل بھر میں ان کا بزنس ڈوبا دیتا۔

سیف صاحب کو اپنی فکر لاحق ہوئی۔

بیوی کے پیچھے لگ کر اب انہیں اپنے خسارے کا علم ہو رہا تھا۔

"میزان، صاحبہ تیاری کرو صبح ہم نمرہ کو لینے جا رہے ہیں۔۔۔ بہو کو گھر لانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔" انہوں نے اپنا فیصلہ سنایا۔

عاتکہ بیگم نے غصے سے انہیں دیکھ، کچھ کہنا چاہا۔

"ایک اور لفظ نہیں۔۔۔ صبح تم بھی چلو گی ہمارے ساتھ، اپنی بہو سے معافی مانگو اور اسے منا کر گھر لاؤ!" سیف صاحب کی انگلی اٹھی عاتکہ بیگم کی جانب۔

صاحبہ اور میزان نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلی صبح وہ سب جانے کو تیار تھے، عریشمان تو خوشی سے چہک رہا تھا۔

مگر ذیشان نے جانے سے انکار کر دیا۔۔۔ اسے ایک ضروری کام تھا۔

میزان اور صاحبہ جانتے تھے کہ یہ ناراضگی تھی نمرہ سے۔

تھوڑی دیر میں وہ سب نمرہ کے گھر کی جانب نکل چکے تھے۔

گھڑی پر نگاہ ڈالے اس نے داخلی دروازے کی جانب ایک اچٹتی نگاہ ڈالی، دماغ کے تانے بانے نہ چاہتے ہوئے بھی نمرہ کی جانب تھے۔۔۔ اس وقت تو وہ گھر والوں کی معافی تلافی اور منانے پر گھر واپس آ چکی ہو گی۔۔۔ ان کے کمرے میں۔۔۔ ان کا کمرہ۔۔۔ یہ سوچ ہی اس کا موڈ اچھا کر چکی تھی، پر سکون ہو چکا تھا دماغ۔

"سوسوری۔۔۔ آنے میں بہت دیر کر دی۔۔ معافی چاہتی ہوں!" ڈاکٹر صلہ سامنے والی سیٹ سنبھالے معزرت خواں لہجے میں گویا ہوئی۔

"جی آپ واقعی کافی لیٹ ہو چکی ہے۔۔۔" ذیشان نے مسکرا کر طنز کیا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

صلہ نے مسکرائے، سر ہلائے اس کا طعنہ قبول کیا۔

"آپ کو غالباً مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی تھی؟" ذیشان نے اصل بات کی جانب اسکی توجہ مبذول کروائی۔

"پہلی بات تو یہ کہ بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ ایک بڑی جنگ جیتی ہے آپ نے (اشارہ تازہ ہوئے واقع کی جانب تھا)۔۔۔ اور دوسری بات تو آپ کو یاد ہو گا ذیشان کہ ہم ملے تھے عریشمان کی برتھڈے پارٹی میں! اور کیوں ملے تھے، وجہ سے آپ بھی انجان نہیں۔۔۔"

صلہ کی بات پر ذیشان نے سر ہلایا۔

"آپ کی مدر ہماری شادی کروانا چاہتی تھی کیونکہ آپ کی وائف مدر نہیں بن سکتی۔۔۔ مگر بات صرف اتنی نہیں تھی۔۔۔ آپ کی وائف کے حوالے سے کئی جھوٹ گڑھے تھے انہوں نے میری مدر کے سامنے۔۔۔ اکورڈنگ ٹو ہر آپ کی وائف نمرہ ایک انتہائی تیز طرار اور خود پسند عورت واقع ہوئی، جس نے آپ کی زندگی برباد کر کے رکھ دی۔۔۔ آپ کو شادی شدہ زندگی کا سکھ کبھی ملا ہی نہیں۔۔۔ اس لمحے مجھے آپ پر ترس اور آپ کی وائف پر غصہ آیا۔۔۔ عاتکہ آنٹی ماما کی فرینڈ ہے، ان کی نیچر اتنی سویٹ ہے کہ میں یقین ہی نہیں کر پائی کہ وہ اپنی بہو کے حوالے سے اس قدر سنگین

جھوٹ گڑھ سکتی ہیں۔۔ وہ تو اگر صاحبہ میری کولیگ نہ ہوتی، ہم ساتھ جاب نہ کر رہے ہوتے تو سچائی کا علم ہی نہ ہوتا مجھے۔۔۔ صاحبہ جن الفاظ میں نمرہ کا ذکر مجھ سے کیا کرتی وہ اس سے بالکل مختلف تھا جو مجھے عاتکہ آنٹی سے سننے کو ملا۔۔۔ آپ سے ملنے سے پہلے میں نہیں جانتی تھی کہ آپ وہی ذیشان ہے جو صاحبہ کے دیور ہیں۔۔۔ اور میں جس ذیشان سے ملنے والی تھی اس کی وائف کا نام جاننے کی کبھی کوشش نہیں کی۔۔۔ مگر جب عریشمان کی برتھڈے پر آپ کو حسرت بھری نگاہوں سے گیٹ کو تکتے پایا، پھر آپ کی مجھ سے بات کرنے میں عدم دلچسپی، اور سب سے بڑھ کر وہاں موجود ہر شخص کی زبان پر نمرہ کا نام، اس کی تعریف۔۔۔ بہت سے راز عیاں ہوئے مجھ پر۔۔۔" وہ سانس لینے کو رکی۔

ذیشان کو دیکھا جو غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"میں پیشے کے لحاظ سے ایک سائکائٹرسٹ ہوں ذیشان، لوگوں کی سائیکی کو ان کے لفظوں سے، باڈی لینگوئج سے بھانپ لیتی ہوں۔۔۔ اور جتنا میں نے عاتکہ آنٹی کو ابزروو کیا تو ان کی سائیکی کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی، شائد آپ کو یہ بات سن کر حیرانگی ہوں مگر آپ کی مدر آپ کی وائف سے جیلس ہے۔۔۔"

"کیا؟" ذیشان کی آنکھیں پھیلی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دراصل آپ کی مدر نیچر وائزاور ویسے بھی ہر کام میں اتنی پرفیکٹ رہی کہ انہوں نے ہمیشہ ہر کسی سے اپنی تعریف سنی، اس تعریف نے وقت گزرتے ناچاہتے ہوئے بھی ان میں غرور پیدا کر دیا، نہ تو خاندان کی کوئی اور عورت ان کی اس پرفیکشن کو چھوپائی اور نہ ہی خود ان کے بچے۔۔۔ صاحبہ ان کی بڑی بہو بھی اس لیول پر نہ آپائی، مگر ہر عروج کو زوال تو ہوتا ہی ہے۔۔ اوران کو زوال آیاان کی خود کی چھوٹی بہو کی وجہ سے۔۔۔ نمرہ ان سے ان کا مس پرفیکشنسٹ کا ٹائٹل چھین چکی تھی۔۔۔ عاتکہ بیگم کو بس ایک پوائنٹ چاہیے تھا اسے ڈی۔ گریڈ کرنے کے لیے، جو نمرہ کے بانجھ ہونے کی صورت میں انہیں مل گیا۔۔۔ وہ اس بات کو قبول ہی نہیں کرپائی کہ کوئی ان سے بھی زیادہ اچھااور قابل ہو سکتا ہے، اس بات نے ان کی انا کو گہری ٹھیس پہنچائی جس کا شکار وہ بے چاری ہوئی۔۔۔ خیر آپ کو یہاں بلانے اور یہ سب بتانے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کی مدر زوروشور سے آپ کے لیے دوسری بیوی تلاش کر رہی ہیں، آج نہیں تو کل وہ آپ کی دوسری شادی کرواکر ہی رہے گی۔۔۔ اور اگر آپ نہ مانے تو شکار ایک بار پھر بے چاری نمرہ ہو گی۔۔۔ آپ کو اسی لیے یہاں بلایا کہ آپ کو اس سچائی س آگاہ کر سکوں۔۔۔ فیصلہ کرنے میں آسانی رہے گی۔۔۔ اب میں چلتی ہوں۔۔۔ اللہ حافظ!"

تمام باتیں کہے، وہ اپنابیگ اٹھاتی یہ جاوہ جا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دوسری شادی تو وہ میری اب چاہ کر بھی نہیں کروا پائے گی۔۔۔" وہ اذیت سے مسکرایا۔

مگر یہ خبر اس کے لیے کسی شاک سے کم نہیں تھی، اسکی مدر کی کی نفرت کی وجہ جان اسے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔ یہ بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ عاتکہ بیگم اس قسم کی سوچ کی عورت نہیں تھی کہ وہ نمرہ کو اس کی خامی پر طنز کرے، مگر اس طنز کے پیچھے چھپی اصل وجہ جان اسے بہت زیادہ دکھ ہوا تھا۔

انہیں سوچوں میں گھیرے وہ گھر میں داخل ہوا، جہاں خاموشی کا راج تھا، ہر کوئی اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھا۔

کمرے میں داخل ہوئے اسے نمرہ مضطرب سی یہاں وہاں ٹہلتی نظر آئی۔۔۔ نمرہ سے جتنی محبت سہی مگر اس نے ذیشان کا دل دکھایا تھا۔

جب وہ اس کی خاطر ماں باپ کے سامنے کھڑا رہا تو نمرہ نے اس پر بھروسہ کیوں نہ کیا؟

"ذیشان۔۔۔" اس کی پکار کو نظر انداز کرتا وہ واشروم میں جا گھسا۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا اور بیڈ پر براجمان ہوئے موبائل کا استعمال شروع کر دیا۔

"شان۔۔۔" اس کے برابر بیٹھے نمرہ نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی ناکام سی کوشش کی۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ذیشان میری بات تو سنے۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ رو دینے کو تھی۔

ذیشان نے آنکھوں پر ہاتھ رکھے پیچھے کو ٹیک لگا لی۔

"ذیشان آئی ایم سوری پلیز معاف کر دے۔۔۔"اس کے سینے پر سر رکھے وہ رو دی تھی۔

"کس بات کی معافی؟"اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرے اس نے سوال کیا، البتہ لہجہ اکھڑا تھا۔

"آپ کو تکلیف دینے کے لیے۔۔۔آپ کی محبت کی قدر نہ کرنے کے لیے۔۔۔"وہ اس کا سینہ آنسوؤں سے بھگو چکی تھی۔

"تمہیں پرواہ ہے میری، میری محبت کی؟"ذیشان کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی طنزیہ ہو گیا۔

"پلیز معاف کر دے۔۔۔"

"کتنی بار اور ایسے معافی مانگنی ہے مجھ سے؟"

ذیشان کی بات کا مطلب سمجھے وہ تڑپتی اس کے سینے سے سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی جو سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کبھی نہیں۔۔۔اب زندگی میں کبھی ایسی حماقت نہیں ہو گی۔۔۔پلیز ایک آخری بار معاف کر دے۔۔۔" ذیشان کچھ پل اسے خاموشی سے دیکھتا رہا، ایک جھٹکے سے اسے کھینچتا وہ سینے میں بھینچ چکا تھا۔

"اب ایسا نہیں ہو گا؟" ذیشان نے وعدہ چاہا۔

"اب ایسا نہیں ہو گا" اس کے سینے پر سر رکھے وہ بے آواز رو دی تھی۔

کچھ ماہ بعد:

ذیشان کی رپورٹس آجانے کے بعد گھر کے حالات میں واضع فرق آچکا تھا۔۔۔عاتکہ بیگم اب نمرہ کو اس کی خامی پر طنز نہ کرتی، مگر کسی نہ کسی بات کا بہانہ بنائے اسے باتیں ضرور سنا دیتی۔۔۔ذیشان ان کی کنڈیشن اور صلہ سے ملاقات کا نمرہ کو بتا چکا تھا اسی لیے کان لپیٹے وہ انکی باتوں کو سنتی، ان سنا کر دیتی۔

میز ان اور صاحبہ کو اللہ نے دوسری اولاد سے نوازہ تھا۔۔۔صاحبہ نے اسے نمرہ کو دینا چاہا مگر نمرہ نے انکار کر دیا تھا۔۔۔وہ صاحبہ کی اولاد تھی، صاحبہ کون سا چھ۔سات بچوں کی ماں تھی جو ایک نمرہ کو

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دے دیتی تو بھی چل جاتا۔۔۔وہ صاحبہ کی اولاد کو اپنا بھی لیتی اگر اس کی نم نگاہوں کو نہ دیکھتی۔۔۔جانتی تھی دل پر بہت بڑا پتھر رکھے صاحبہ اسے اپنی اولاد دے رہی تھی مگر وہ صاحبہ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اس لمحے وہ ذیشان کے ساتھ کار میں سوار سفر کی جانب گامزن تھی۔۔۔وہ کہاں جارہے تھے اس بات کا علم اسے نہیں تھا، ذیشان نے اسے بتایا نہیں تھا۔۔۔یہ ایک سرپرائز تھا۔

کچھ لمحوں بعد وہ ایک بڑے گیٹ کے سامنے رکے۔۔۔

بڑے بڑے لفظوں میں لکھا "اور فنیج"۔۔۔نمرہ نے چونک کر ذیشان کو دیکھا جو اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

"تم نے بھابھی کی اولاد لینے سے انکار کر دیا کیونکہ تم ایک ماں سے اس کا بچہ نہیں چھین سکتی تھی مگر اس دنیا میں ایسے بہت سے بچے ہیں جن کے پاس والدین نہیں۔۔۔تو کیوں نا ان میں سے ایک کو آج ہم پورا کر دے اور وہ ہمیں؟" ذیشان نے مسکرا کر سوال کیا۔

نمرہ نے نم آنکھوں سے، جذبات سے بھرپور سر اثبات میں ہلایا۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تو پھر چلے؟" ہاتھ اس کی جانب بڑھایا جسے نمرہ تھام چکی تھی۔

ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے وہ دونوں اس گیٹ کو پار کرتے اپنی خوشیاں ڈھونڈنے جا چکے تھے۔

۔۔۔ختم شد۔۔۔

All rights are reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM